جاکر حضرت کی خدمت میں کچھ دیر کیلئے حاضری کی غیبی صورت ظاہر ہوئی، حضرت اس وقت صاحب فراش تھے، فرمایا کہ وضوء اور نماز سب کچھ اسی چارپائی پر ہوتا ہے اور جماعت کے وقت چارپائی اٹھا کر صف کے ساتھ لگا دی جاتی ہے، کچھ دیر دعاؤں سے نوازا جمعیۃ اور ملکی حالات کا بھی دریافت فرماتے رہے۔ حضرات مشائخ مولانا دین پوریؒ مولانا سندھیؒ قدس اللہ اسرارہم کے مزارات پر فاتحہ پڑھنے کے لئے اپنے خدام کو ساتھ بھیجا اور بڑی محبت و شفقت سے رخصت فرمایا۔ یہ خیال تھا کہ ظلمتہائے دوراں کے چند سحری چراغوں کا یہ ٹمٹماتا چراغ بھی رواردی میں ہے کہ ؎

دل کا جانا ٹھہر گیا ہے   صبح گیا یا شام گیا

اسی دن مخدوم محترم حضرت مولانا عبد اللہ درخواستی مدظلہ کی خدمت میں خان پور شریف حاضری بھی ہوئی اور ان کے دورۂ تفسیر میں کچھ دیر بیٹھنے کا شرف بھی نصیب ہوا۔ مجھے پہلی بار ۱۹۷۰ء کے لگ بھگ حضرت مولانا عبید اللہ انور مدظلہ کی معیت میں دین پور ان کی خدمت میں حاضری اور دن بھر قیام اور ان کی میزبانی کا شرف نصیب ہوا تھا، پھر ایک بار مری کے مضافات میں جبکہ آپ بحالیٔ صحت کے سلسلہ میں وہاں مقیم تھے، ملاقات کی سعادت حاصل ہوئی اور یہ تیسری اور آخری زیارت تھی۔ ایک بار جب الحق میں ایران کے جشنِ شہنشاہیت کے جاہلیت پہلوؤں پر تفصیل سے اداریہ آیا تو آپ نے ایک مفصل مکتوب کے ذریعہ تحسین، حوصلہ افزائی اور دعاؤں سے نوازا۔ حق تعالیٰ ایسے سراپا فیض و برکت بزرگوں کے فیض کو جاری و ساری رکھے اور ان کے اخلاف صدق کے ذریعہ خانقاہ کی رونق قائم و دائم رکھے۔

سمیع الحق

واللہ یقول الحق وھو یھدی السبیل۔

۔۔۔ کتابت و طباعت کی پے در پے گوناگوں مشکلات کی وجہ سے اس بار پھر پرچہ کی اشاعت میں تاخیر پر ہم تمام قارئین سے معذرت خواہ ہیں اور مشکلات پر قابو پانے کے لئے دعا کے بھی خواستگار ہیں۔ ——— ادارہ ———

دارالعلوم حقانیہ میں مولانا ابوالحسن علی ندوی کی آمد اور خطاب

رپورٹنگ: جناب شفیق فاروقی

اکوڑہ خٹک میں
حضرۃ سید احمد شہیدؒ
کے
جہاد
اور
شہداء
کا
خون
دارالعلوم حقانیہ کی شکل میں رنگ لایا۔

۱۹ جولائی ۱۹۷۸ء کا دن دارالعلوم حقانیہ کیلئے خوشیوں کا دن تھا۔ بلکہ یہ سارا مہینہ مسرتوں کا موسم بہار تھا۔ ابھی چند روز پہلے ایشیائی سربراہی کانفرنس کے سلسلے میں آنے والے بھارت کے ایک محبوب و معزز مہمان شیخ الاسلام مولانا حسین احمد مدنی قدس سرہ کے جانشین و فرزند مولانا سید اسعد مدنی مدظلہ نے دارالعلوم کو اپنے قدوم سے نوازا تھا اور آج دارالعلوم میں عالم اسلام کے عظیم مفکر اور داعی حضرت مولانا سید ابوالحسن علی ندوی ندوۃ العلماء لکھنؤ کی آمد تھی، گو دارالعلوم میں تعطیلات شعبان کی وجہ سے طلبہ موجود نہیں تھے مگر جہاں جہاں بھی اطلاع پہنچی علماء، دانشور، اور دینی درد سے سرشار مسلمان اس شمع علم کی زیارت کے لئے پروانوں کی طرح جمع ہوگئے۔ ایک ایک منٹ انتظار میں گزر رہا تھا۔ حضرت شیخ الحدیث مدظلہ علالت کے باوجود مشتاق دید بیٹھے ہوئے تھے۔ کہ مولانا موصوف کی آمد کا ایک مقصد حضرت کی ملاقات بھی تھا۔ الحمد للہ کہ مولانا ندوی مدظلہ اور ان کے رفقاء کا قافلہ مولانا سمیع الحق صاحب ایڈیٹر الحق کی رفاقت میں ظہر کے بعد دارالعلوم پہنچا۔ مولانا موصوف کے ساتھ کئی ممتاز علمی اور ادبی شخصیتیں بھی شریک سفر تھیں مولانا مدظلہ کے بھانجے مولانا محمد الحسینی مدیر البعث الاسلامی (عربی) مولانا معین اللہ صاحب ندوی ناظم ندوۃ العلماء لکھنؤ، مولانا اسحاق جلیس صاحب مدیر تعمیر حیات لکھنؤ جناب احمد الحسینی سعودی قونصل خانہ لاہور بھی مولانا مدظلہ کے ساتھ تھے۔ اسی طرح ہندوستان کے وقیع اور معروف علمی ادارہ دارالمصنفین اعظم گڑھ کے ناظم اور موقر جریدہ معارف کے مدیر شہیر مولانا صباح الدین عبدالرحمان صاحب بھی ساتھ تھے جو دارالمصنفین کے کسی سلسلہ میں اسلام آباد میں تشریف فرما تھے اور مولانا سمیع الحق صاحب سے اتفاقیہ ملاقات کے بعد مولانا نے انہیں بھی تشریف لانے کی دعوت